REGD No L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱ ار

۳۰ شعبان ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۱۶ احسان ۱۳۲۹ ہش	۱۶ جون ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۴۱

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۱۳ جون۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تاحال درد نقرس کی تکلیف ہے۔ گو آگے سے آرام ہے۔ اور بخار قریباً اتر گیا ہے۔ احباب حضور کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرماویں۔

روس معاہدہ ڈینیوب کی خلاف ورزی کر رہا ہے

لنڈن ۱۵ جون۔ بلغراڈ سے روس کو ایک احتجاجی نوٹ ارسال کیا گیا ہے۔ جس میں ڈینیوب کی اعصابی جنگ ختم کرنے کی تاکید کی ہے۔ یوگوسلاوی نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ جہازوں کی آمدورفت روسی بحری گشت کی وجہ سے تقریباً رک گئی ہے۔ جو ۱۶ مئی سے ہفتہ میں چار دن ہوا کرتی ہے۔ اور غالباً ساری گرمیوں میں جاری رہے گی۔ ایک یوگوسلاوی جہاز پر روسی جہازوں نے گولی بھی چلائی ہے۔ اور چار پانچ کو ودانیا کے نزدیک روکا بھی ہے۔ ان سوویٹ طریقوں سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ کو مغربی جرمنی سے جو تجارتی خوشگوار تعلقات کی امید ہے۔ وہ پوری نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ اس مال کے آنے جانے کا اصل رستہ ڈینیوب ہے جس سے یوگوسلاویہ کمنفورم کے مقاطعہ کے اثرات زائل کرنا چاہتا ہے۔ یوگوسلاویہ نے یہ بھی الزام لگایا ہے۔ کہ ماسکو ڈینیوب کے

مجوزہ گول میز کانفرنس کے انعقاد تک نسلی بنیادوں پر علاقوں کی گروہ بندی کے بل پر عمل ملتوی کر دیا جائے

کراچی ۱۵ جون خبر ملی ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے جنوبی افریقہ کی حکومت کو یہ تجویز ارسال کی ہے۔ کہ جب تک ہندوستانی اور پاکستانی نیز نوآبادیوں کے نمائندوں کی گول میز کانفرنس منعقد نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک نسلی بنیادوں پر علاقوں کی گروہ بندی کے بل پر عملدرآمد روک دیا جائے۔ حکومت پاکستان نے جو چٹھی بھیجی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ اس قضیئے کا فیصلہ بہتر طور پر باہمی تعاون ہی سے حل ہو سکتا ہے۔ اور بہتر یہی ہے۔ کہ اسے بات چیت سے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ چٹھی میں جنوبی افریقہ کی حکومت کو یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ اگر کانفرنس منعقد نہ کی گئی۔ تو اس کے نتائج سنگین اور ضرر رساں ہوں گے۔ اور اگر اس بل پر عملدرآمد کو ملتوی کر دیا گیا۔ تو موجودہ تعطل دور ہو سکے گا۔ اس مراسلے میں حکومت جنوبی افریقہ سے یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے انکار کے باوجود گول میز کانفرنس کے انعقاد پر دوبارہ غور کرے۔ اور جب کانفرنس ہو تو وہ اپنی تدابیر ناقابل عمل ترمیم حقیقت کے طور پر پیش نہ کرے۔ اس تجویز کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس وقت بین الاقوامی صورت حالات نہایت سنگین اور تشویشناک ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے۔ کہ مزید تلخی کو جگہ نہ دی جائے۔ ورنہ معاملات کو طے کرنا اور مشکل ہو جائے گا۔ مراسلے میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ کیپ ٹاؤن میں قیام کے دوران میں پاکستانی وفد کو یہ نہیں بتایا گیا تھا۔ کہ جنوبی افریقہ کی حکومت گول میز کانفرنس کے انعقاد سے پہلے پہلے ایشیائی لوگوں کے متعلق کوئی نیا بل پیش کرنا چاہتی ہے۔

نزدیک و دور سے

کراچی ۱۵ جون۔ ایک اعلان کے مطابق وزیر اعظم پاکستان کے امریکہ و برطانیہ کے دورے کی ۱۵۰۰ فٹ لمبی نیوز ریل تیار ہو رہی ہے۔ یہ فلم ۵ زبانوں میں تیار ہوگی۔ جن میں عربی۔ فارسی اور اردو بھی شامل ہیں۔

لنڈن ۱۵ جون۔ دولت مشترکہ کے نمائندوں کی کانفرنس کا اجلاس ۲۴ جون کو کولمبو میں شروع ہوگا۔ جس میں جنوب مشرقی ایشیا کے متعلق پیدا شدہ صورت حالات پر غور کے لئے سڈنی کانفرنس میں پیدا ہونے والے امور پر غور کیا جائے گا۔

مغربی پاکستان میں اقلیتی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ

راولپنڈی ۱۵ جون۔ جولائی کے پہلے ہفتہ میں راولپنڈی میں مغربی پاکستانی اقلیتی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک کے اس حصہ کے اقلیتی فرقہ کے لیڈر اور سماجی کارکنوں کو دعوت نامے روانہ کئے گئے ہیں۔

اگرچہ ابھی کوئی مفصل پروگرام طے نہیں ہوا ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر جمشید نوشیرواں جی سے صدارت کی درخواست کی جائے گی۔ (دستار)

مرکزی بورڈ کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ

کراچی ۱۵ جون۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مرکزی محصولوں کی موثر نگرانی کے لئے مالگزاری کے مرکزی بورڈ کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ ماتحت محکموں کے بڑھتے ہوئے کام کی پوری طرح نگرانی ہو سکے۔ نئے فیصلے کے مطابق وزارت خزانہ کے سیکرٹری مسٹر عبد القادر اس بورڈ کے صدر بھی ہونگے۔ اور مشرقی بنگال کے مسٹر ممتاب الدین نئے ممبر۔ اب اس بورڈ کے ۲ ممبر اور ایک صدر ہوا کریگا۔

بھارتی وفد گورنر جنرل سے ملا

کراچی ۱۵ جون۔ آج بھارت کے خیرسگالی کے مشن نے گورنر جنرل پاکستان سے ۲۵ منٹ تک ملاقات کی جس میں اقلیتی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے اغوا شدہ عورتوں کو برآمد کرنے اور تجارتی تعلقات استوار کرنے پر بات چیت ہوتی رہی۔ وفد نے وزیر خارجہ سے مل کر در بارہ ریل کی آمدورفت جاری کرنے پر بھی بات چیت کی۔ آج لالہ بھیم سین سچر اپنے چار ارکان کے ساتھ گورنر سندھ سے بھی ملے۔

خلاف قانون

شیلانگ ۱۵ جون۔ حکومت آسام نے صوبائی کمیونسٹ انقلابی جماعت کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔

اسلحہ لیکر چلنے کی ممانعت

لاہور ۱۵ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ ۱۹۴۹ء کی دفعہ ۱۲ کی رو سے ۱۴ جون ۵۰ء سے لیکر آئندہ تین ماہ تک اسلحہ وغیرہ لیکر شہر لاہور اور چھاؤنی کے علاقے میں منع کر دیا ہے۔ مذکورہ علاقے میں متعلقہ فوجی ملازم اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گے۔

اقلیتی معاہدے کے نتائج

ڈھاکہ ۱۵ جون۔ ۱۴ مئی سے ۹ جون تک درشنا اور دیناجپور کے راستہ ۱۵۵۹۰۶ ہندو مشرقی پاکستان آئے۔ اور ۴۵۹۲ مہاجرین واپس مغربی بنگال ہو گئے۔ آج تک کل ۱۶۳۲۲۶ مہاجرین آ چکے ہیں۔ اور ۴۵۲۸۶ واپس جا چکے ہیں۔ حکومت اب تک ۹۴۱۸۷۹ مہاجرین کو آباد کر چکی ہے۔

کلکتہ ۱۵ جون۔ اقلیتی امور کے وزرا مسٹر مالک اور مسٹر بسواس نے تیز بارشوں کی وجہ سے مغربی بنگال کا مجوزہ دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ اب وہ ہفتہ کے روز کلکتہ سے ڈھاکہ کی طرف

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو وہ کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا۔ کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے شہر میں ہی تعلیم دلاتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۰ء)

ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی کلاسز میں داخلہ ۱۰ جون ۵۰ء سے شروع ہے۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ مزید معلومات کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔ (پرنسپل)

رمضان کی وجہ سے
کھانڈ کے راشن میں ۷۵ فیصدی اضافہ

لاہور ۱۵ جون۔ حکومت پنجاب نے ماہ رمضان کے پیش نظر چینی کے موجودہ راشن میں بلا امتیاز مذہب و ملت ہر فرد کے لئے ۷۵ فی صدی اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس فیصلہ کی رو سے شہری حلقوں میں ۱۲ چھٹانک اور دیہاتی حلقوں میں تین چھٹانک فی کس زائد راشن کر دیا گیا ہے۔ جو کہ اس ماہ کے دوران میں کسی دن متعلقہ ڈپو سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۶ جون ۱۹۵۰ء

اس سانپ کے کئی سر ہیں

(۱)

لاہور میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار کے پیش نظر صوبائی حکومت غنڈہ ایکٹ بنا رہی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض غیر معمولی حالات نے شریف عوام کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ حکومت سے غنڈوں کے خلاف سخت اقدام کرنے کا مطالبہ کریں۔ اس کی اہمیت کو خود ہز ایکسی لنسی سردار عبدالرب صاحب نشتر گورنر پنجاب نے بھی اپنی پریس کانفرنس میں تسلیم کیا ہے۔ اور امید دلائی ہے۔ کہ آپ کی حکومت غنڈہ ازم کا سختی سے استیصال کرے گی اور حکومت کو ایسا کرنا ضروری بھی ہے۔ کیونکہ دراصل غنڈہ ازم حکومت کو چیلنج ہوتا ہے اور اور جس شہر یا ملک میں یہ عفریت کھل پڑتا ہے وہاں کی پولیس اور دوسرے سرکاری ذمہ داران انتظام کی اس میں سخت بدنامی ہوتی ہے۔ اس لئے ہم حکومت کے اس اقدام کا مسرت کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے پاکستان کے افسران کو توفیق عطا کرے۔ کہ وہ اس خطرناک فتنہ پر جلد از جلد قابو پا لیں۔ تاکہ شریف شہری اطمینان کی سانس لے سکیں۔

ایک بات جو ہم اس ضمن میں عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور جس کی طرف ہم حکومت کی فوری توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جو ایکٹ بنایا جائے۔ وہ ایسا ہونا چاہیئے کہ جو غنڈہ ازم کی ہر صورت پر حاوی ہو سکے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ علم اخلاقی جرائم کا استیصال نہایت ضروری ہے۔ اور ہمارے ملک میں بعض غیر معمولی وجوہات کی وجہ سے یہ جرائم بڑھ گئے ہیں۔ لیکن ہمیں غنڈہ ازم کو انہی جرائم تک محدود نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ غنڈہ ازم کی مکمل تعریف یہ ہے کہ ہر وہ بات جو کوئی فرد یا گروہ یا ٹولی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر کرتی ہے۔ اور وحشت انگیزی کر کے کسی فرد یا گروہ یا جماعت کو اس کے حقوق سے محروم کرتی ہے۔ اور سوسائٹی میں انارکی سی حالت پیدا کرتی ہے۔ خواہ سازش سے ایسا کیا جائے یا تقریری ... یا خطابت کے جوش ... سے عوام کو اشتعال دلا کر کیا ... غنڈہ ازم کی تعریف میں آتا ہے۔

(۲)

احراریوں کے آتش فشاں مقررین سب وشتم اتہام وافتراء کا بھک سے اڑ جانے والا مواد لے کر شہر بشہر قصبہ بہ قصبہ دیہہ بدیہہ نام نہاد "تبلیغی کانفرنسیں" کرتے پھرتے ہیں اور جھوٹ اور کذب سے عوام مسلمانوں کو پاکستان کی ایک امن پسند اور وفادار جماعت کے خلاف مشتعل کرتے ہیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ حکومت اس حقیقت سے ناواقف نہیں ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے ابھی تک یہ محسوس نہیں کیا۔ کہ احراری مقررین کا یہ آتش فروش گروہ ملک میں کیا آگ لگا رہا ہے۔ دو سال ہوئے کہ ان فتنہ پردازوں کی اشتعال انگیزی کی وجہ سے پاکستان کا ایک لائق سپوت کوئٹہ میں ڈاکٹر میجر محمود احمد سر بازار شہید کر دیا گیا۔ پچھلے سال سیالکوٹ کے جلسہ احمدیہ پر جو پتھراؤ کیا گیا۔ حکومت کو اس کا علم ہے۔ اب ڈیرہ غازیخاں میں جو کچھ ہوا اس کی رپورٹ بھی حکومت کے پاس پہنچ چکی ہوگی۔ اور بھی اس قسم کے چھوٹے چھوٹے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور حکومت اچھی طرح جانتی ہے۔ کہ یہ تمام فتنہ وفساد احراری ٹولی کے آتش فشاں مقررین کا کارنامہ ہے۔

ہمیں ان کی پرانی ہسٹری کے چہرے سے پردہ اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ احراریوں نے اس کو کچھ فتنہ طرازی کے ایسے گہرے رنگوں میں رنگا ہوا ہے۔ کہ یہ سنکر کہ "احراری آگئے" بڑے بڑے شریف انسان اپنے گھروں میں گھس ... رہتے ہیں۔ چنانچہ ڈیرہ غازیخان کے واقعہ کے متعلق "آزاد" اس طرح احمدیوں کا نقشہ کھینچکر بیان کرتا ہے۔

"بڑے بڑے مناظر اور اجل مبلغین اپنی اپنی بغچیاں سنبھالے ہانپتے کانپتے پہلے سیدھے سٹیشن پر وارد ہوئے اور ربوہ پہونچ کر دم لیا۔"

(آزاد ۱۵ جون ۱۹۵۰ء)

(۳)

ہم ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ صرف اپنے پیارے وطن کی خاطر ایک دفعہ بھیس بدلکر احراریوں کی کسی کانفرنس میں شمولیت فرمائیں۔ بے شک آپ کو احراریوں کے متعلق پہلے بھی بہت کچھ معلوم ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر وہ ہماری رائے پر عمل فرمائیں گے۔ تو ان کی معلومات میں اب بہت بڑا اور نیا اضافہ ہوگا۔ اور وہ جان جائیں گے کہ یہ ٹولہ پاکستان میں کیا فتنہ برپا کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اور عوام کو کس طرح مشتعل کر رہا ہے۔ باقی رہے احمدی تو ہم ہز ایکسی لنسی کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ اسی طرح بھیس بدل کر وہ کسی احمدی جلسہ میں بھی تشریف لائیں۔ تو یقیناً ان کو معلوم ہوگا کہ اس وقت تمام دنیا میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور تمام دیگر انبیاء علیہم السلام کی قولاً اور فعلاً عزت وتوقیر کرنے والی اگر کوئی جماعت ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ وہ ایک ایسا سکون اور تقدس کا عالم محسوس کریں گے۔ کہ ان پر احراریوں کے ڈھونگ کا حال خود بخود کھل جائے گا۔

ہم تمام پاکستان کے بہی خواہوں کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ آتش فشاں احراری مقررین احمدیت سے دشمنی نہیں کر رہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ان کو مذہب اسلام سے ذرا بھی تعلق نہیں اور نہ خدا اور رسول سے کوئی محبت ہے۔ وہ احمدیت سے کوئی دشمنی کر ہی نہیں سکتے۔ اور نہ احمدیت کو ان کی دشمنی سے کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس پہلو سے ہم بالکل مطمئن ہیں۔ مگر ہم ملک وقوم کو اس عظیم خطرہ سے متنبہ کرنے سے باز بھی نہیں رہ سکتے۔ جس میں احراری ٹولہ ملک وقوم کو ڈالنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ لفظوں کے گولہ انداز احمدیت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ اور نہ ان کے پیش نظر احمدیت کو مٹانا ہے بلکہ ملک وقوم کو تباہ کرنا ہے۔ احراریوں کا مقصد صرف ہمیں کو تکلیف دینا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی اصل غرض ہمارے پیارے وطن پاکستان جس کے وہ مسلمہ ازلی دشمن ہیں نقصان پہنچانا ہے۔ احمدیت کے خلاف "تبلیغی مہم" تو محض ایک ڈھونگ ہے۔ ان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے مقاصد کو نقصان پہونچانے کے لئے ہمیشہ فرقہ وارانہ منافرت کا ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ مسلمان ان کی چال کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ وہ شروع تو احمدی اور غیر احمدی کے سوال کرتے ہیں۔ لیکن جوں جوں شورش بڑھتی ہے۔ ساتھ ساتھ شیعہ۔ سنی۔ حنفی وہابی وغیرہ سوال بھی اٹھاتے جاتے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کی جمعیت ٹوٹ پھوٹ کر دو چار ٹکڑوں میں نہیں بلکہ صدہا ٹکڑوں میں منتشر ہو جائے۔ اور وہ دفاع کے بالکل ناقابل ہو جائے۔ یہ تو کچھ اللہ تعالے کو ہی منظور ہے۔ کہ ان کی جدوجہد کو وہ ناکام کر دیتا ہے۔ ورنہ ان کا اختیار ہوتا تو آج بقول عطاء اللہ شاہ بخاری پاکستان کی "پ" لکھنے والا بھی کوئی دنیا میں نظر نہ آتا۔

یہاں ہم "درنجف" سے جناب مولوی بشیر احمد شیعہ عالم آف ٹیکسلا کے بیان کا کچھ حصہ درج کرتے ہیں۔

"اس کے بعد میں نے رئیس الاحرار مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب کے متعلق کہا تھا۔ کہ وہ موجودہ وقت میں شیعہ وسنی اتحاد کا لفظی نعرہ لگاتے ہیں۔ اور اپنے ہمراہ ہمارے ایک عالم کو لئے پھرتے ہیں۔ مگر جس وقت ہمارا عالم ان کے ہمراہ نہیں ہوتا تو ان ہی شیعوں کو بت پرست اور تعزیہ و ذوالجناح کو اصنام سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں خانیوال میں ان کی آمد کے بڑے بڑے پوسٹر دیواروں پر چسپاں تھے۔ جن میں بحروف جلی لکھا ہوا تھا۔ فتنۂ رفض کا قلع قمع کرنے کے لئے شیر بیشۂ حریت کی آمد۔"

(درنجف ۸ مئی ۱۹۵۰ء)

اس بیان کو پڑھنے کے بعد نارووال کے حادثۂ عظمیٰ پر غور فرمایئے۔ احراری اس حادثہ کی ذمہ واری کے جال سے نکلنے کے لئے پھڑپھڑا رہے ہیں۔ اور کبھی احمدیوں کو اور کبھی صحیح بیان دینے والے ذمہ دار مسلم لیگی زعماء کو ... لیکن جب نارووال میں مولوی منظور احمد صاحب جیسے آتش فشاں احراری کا وجود موجود ہے تو احراری اب لاکھ پھڑپھڑائیں۔ وہ اپنی مہلک سکیم کو بہی خواہان پاکستان کی نظروں سے اوجھل نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو ڈائنامیٹ احراری تقریری روانی اور خطابت کے جوش سے ملک کے طول وعرض میں بکھیر رہے ہیں۔ حادثۂ نارووال اس کا عظیم انتباہ ہے۔ کیونکہ اس سے احراریوں کا یہ راز کھل گیا ہے۔ کہ احمدیوں جیسی مرنجاں مرنج جماعت کو کوسنا تو محض ایک پردہ ہے۔ مگر ان کی اصل غرض تو ان دو عناصر کو از سر نو باہم متصادم کرانا ہے۔ جن کا باہمی تصادم اسلام کی تاریخ کے آغاز سے آج تک اسلام کے راستہ میں سد سکندری بنا رہا ہے۔ احراری اچھی طرح جانتے ہیں کہ انہیں فتنہ وفساد کا ہنگامہ اٹھانے کے لئے کس نازک تار کو چھیڑنا چاہیئے۔ ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔

اے گرفتار ابوبکر وعلی ہشیار باش

صابر درویشوں کے بے صبر رشتہ دار

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے

اس وقت قادیان میں تین سو سے اوپر درویش رہتے ہیں۔ جنہوں نے مقدس مقامات کی آبادی اور حفاظت کے لئے اپنے آپ کو گویا وقف کر رکھا ہے۔ اور ان میں سے اکثر ایسے اخلاص اور قربانی کا نمونہ دکھا رہے ہیں جنہیں دیکھ کر ان کے لئے درد دل سے دُعا نکلتی ہے۔ ان میں سے بعض کو اپنے رشتہ داروں کی جدائی کی وجہ سے تکلیف بھی ہے۔ اور بعض کے خانگی معاملات میں بھی ایسی پیچیدگیاں ہیں۔ جو ان کی واپسی کی متقاضی ہیں۔ مگر پھر بھی وہ جماعت کی مجبوریوں کو دیکھتے ہوئے نہایت درجہ صبر اور استقلال کے ساتھ قادیان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور انہیں دین و دنیا کی بہترین نعمتوں سے نوازے۔ آمین

لیکن بعض درویشوں کے بعض پاکستانی رشتہ دار بعض اوقات بے صبری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے رشتہ دار درویش کو قادیان سے واپس بلوا دیا جائے۔ میں ان کی مجبوریوں کو بھی تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن صابر درویشوں کے ان بے صبر رشتہ داروں کو چند باتیں ضرور یاد رکھنی چاہئیں:۔

(اوّل) ابھی تو قادیان کی ہجرت پر صرف ۲½ سال کا عرصہ گزرا ہے۔ حالانکہ اس کے مقابل پر کئی بیرونی مبلغین دس دس بارہ بارہ سال کی خدمت اور عزیزوں کی جدائی کے بعد پاکستان واپس آئے۔ پس جب دین کی خدمت کرنے والے لوگ دس دس بارہ بارہ سال تک اپنے رشتہ داروں سے جدا رہ سکتے ہیں۔ اور جدائی بھی ایسی کہ جو ہزاروں میل کے فاصلہ سے تعلق رکھتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ صرف چند میل کے فاصلہ کی جدائی دو چار سال کے عرصہ کے لئے بھی برداشت نہ کی جا سکے۔ قادیان واہگہ کے بارڈر سے صرف ۵۶ میل دور ہے۔ اور ڈاک کا انتظام بھی ایسا ہے۔ کہ دوسرے یا تیسرے دن خط ضرور پہنچ جاتا ہے۔ اور اب تو بارڈر پر عزیزوں کی ملاقات کا راستہ بھی کھل گیا ہے۔ تو ان حالات میں درویشوں کے رشتہ داروں کو چاہئے کہ صبر سے کام لیں اور بے چینی کا اظہار کر کے اپنے ثواب کو کم نہ کریں۔

(دوم) بعض درویشوں کے رشتہ دار لکھتے ہیں۔ کہ اب جبکہ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے بعض مزید احمدی قادیان پہونچ گئے ہیں۔ تو ہمارے رشتہ دار کو واپس بلا دیا جائے۔ ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس وقت تک قادیان میں ہندوستان سے زیادہ تر بچے اور عورتیں اور بوڑھے مرد پہونچے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر خدمت کے قابل نہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی وجہ سے جس تعداد کا واپس بھیجنا مناسب سمجھا گیا۔ وہ وہاں سے واپس بھجوا دی گئی ہے۔ اور اسی طرح اگر آئندہ کوئی گنجائش نکلی۔ تو اس کے مطابق مزید واپسی بھی ہو سکے گی۔ گو یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ واپسی کب ہوگی۔

باقی رہا یہ سوال کہ فلاں شخص کیوں پہلے واپس آیا۔ اور فلاں کیوں نہیں آیا۔ سو ہمارے دوستوں کو اس قسم کی بدظنی میں نہیں پڑنا چاہئے انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے سامنے تو صرف ان کی اپنی تکلیف ہے۔ لیکن قادیان کے جن دوستوں نے فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ وہ سب کی تکلیف کو سامنے رکھ کر اور ایک ایک کے حالات کا موازنہ کر کے فیصلہ کرتے ہیں اور اپنی طرف سے پوری دیانت داری کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں۔ اور گو غلطی ہر شخص کر سکتا ہے۔ مگر مومنوں کو اپنے بھائیوں پر بہر حال حسن ظنی سے کام لینا چاہیئے۔

(سوم) بعض دوست مجھ پر زور دیتے ہیں۔ کہ تم ہمارے فلاں درویش رشتہ دار کو واپس بلا دو۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کام میرے اختیار میں نہیں۔ بلکہ اس کا فیصلہ اول تو حالات کی مناسبت اور دوسرے گورنمنٹ کی اجازت اور تیسرے قادیان کے احمدی افسروں کے انتخاب پر ہے۔ اور اس انتخاب میں میرا دخل نہیں۔ اور نہ اس معاملہ میں میرا کوئی اختیار ہے۔ دوسری طرف دوستوں کا صبر کرنا خود ان کے اپنے اختیار میں ہے۔ پس کتنے تعجب کی بات ہے کہ میرے متعلق تو ایک بات کی توقع رکھی جاتی ہے۔ جو میرے اختیار میں نہیں۔ لیکن خود ہمارے دوست وہ بات کرنے کو تیار نہیں۔ جو ان کے اپنے اختیار میں ہے۔

(چہارم) یہ بات بھی دوست جانتے ہیں کہ اگر کسی درویش کے رشتہ دار مالی لحاظ سے بے سہارا ہوں تو انہیں مناسب تصدیق کے بعد حسب گنجائش امداد بھی دی جاتی ہے۔ جس میں ماہوار وظیفہ اور وقتی امداد دونوں چیزیں شامل ہیں۔ پس اگر کسی درویش کے رشتہ دار کو مالی مشکلات کی پریشانی ہو۔ تو وہ اس کے لئے درخواست کر کے امداد حاصل کر سکتے ہیں ایسی درخواستوں پر قادیان سے رپورٹ حاصل کی جاتی ہے۔ اور پھر حسب گنجائش مناسب مدد کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور اگر گنجائش نہ ہو یا اس حد تک گنجائش نہ ہو۔ جو ہمارے دوستوں کی خواہش ہے۔ تو بہرحال ایسی صورت میں ہمارے دوستوں کو سچے مومنوں کی طرح صبر سے کام لینا چاہئے۔ کیونکہ لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا۔

(پنجم) بالآخر میں دوستوں سے یہ بھی عرض کرونگا۔ کہ یہ ایک خاص خدمت کا موقعہ ہے اور یہ ایک ایسی خدمت ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ میں انشاء اللہ قیامت تک یادگار رہے گی۔ لوگ چند روپے کی خاطر فوجوں میں نوکریاں کرتے ہیں۔ اور سالہا سال وطن سے دور رہ کر ہر قسم کے خطرات کے ماحول میں گولیوں کی بارش کے سامنے سینہ سپر ہو کر اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ تو پھر یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ ایک خالص دینی کام کی خاطر چند سال کے لئے بھی صبر و رضا کا نمونہ نہ دکھایا جائے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ درویش بھی آخر انسان ہیں۔ اگر انہیں ان کے رشتہ داروں کی طرف سے گھبراہٹ کے خطا جائیں گے۔ تو لازماً ان کے اندر بھی گھبراہٹ پیدا ہوگی۔ جس کے نتیجہ میں ان کے جذبہ خدمت میں کمزوری آئے گی۔ پس ان کا فرض ہے۔ کہ نہ صرف خود صبر و رضا کا نمونہ دکھائیں۔ بلکہ اپنے رشتہ دار درویشوں کو ایسے خطوط لکھتے رہیں۔ جن سے ان کی ہمتیں بلند ہوں۔ اور خدمت کا جذبہ ترقی کرے وقت تو بہرحال گزر جائے گا۔ لیکن مبارک ہیں وہ جو ان نازک ایام میں خدمت دین کا اعلےٰ نمونہ دکھا کر خدا کے خاص انعاموں کے وارث بنیں:۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۶/۵ ۱۰

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کا کامیاب جلسہ

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کا جلسہ سالانہ ماہ رواں کی ۱۸ تاریخ کو بمقام احمدیہ جوبلی ہال منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی ½۴ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ تمام ہال بھر گیا تھا۔ اس مرتبہ جلسہ میں غیر احمدی شرکا کی تعداد خاص طور پر زیادہ تھی۔ شیعہ۔ اہلسنت۔ میمن۔ خوجے وغیرہ فرقوں کی بہت سی خواتین نے شرکت کی۔ ہال کی تمام کرسیاں بھر جانے کی وجہ سے جماعت کی کثیر تعداد کو نیچے فرش پر بیٹھنا پڑا۔ مگر چونکہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ اس لئے تقاریر بخوبی سنی جا سکتی تھیں۔ مقررین میں امۃ الرشید بیگم بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد۔ بیگم محبوب علی صاحب۔ بیگم رشید الدین احمد صاحب۔ بیگم مسیح الدین صاحب۔ بیگم ڈاکٹر خادم حسین۔ بیگم یوسف علاؤ الدین قابل ذکر ہیں۔

اس سال حسب اعلان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے جلسہ سالانہ پر نمائش کے لئے مفید اور خوبصورت چیزیں تیار کی گئی تھیں۔ مگر پرمٹ بند ہونے کی وجہ سے نمائش کے موقعہ پر روانہ نہ کی جا سکی تھیں۔ لہذا سکندر آباد کی لجنہ نے ایک مقامی نمائش ترتیب دے کر ان کو فروخت کیا۔ جملہ رقم تقریباً ۸۰ روپے سکہ عثمانیہ جمع ہوا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام تبلیغی مساعی کو کامیاب فرمائے۔ اور ہمیشہ اس کا فضل شامل حال رہے۔ عائشہ یوسف الدین سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندر آباد

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ کمی خون کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ ڈاکٹر احمد فائنل ایر میڈیکل کالج لاہور (۲) محمد یعقوب صاحب کاتب الفضل پندرہ یوم سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ احمد حسین کاتب الفضل لاہور (۳) میری بیوی چار ماہ سے ضعف قلب و دیگر امراض زنانہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ مولا کریم جلد از جلد مریضہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(بشیر احمد ہیڈ کانسٹیبل لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت

(از صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

مندرجہ ذیل مضمون سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سب سے چھوٹے بچے صاحبزادہ مرزا رفیق احمد نے تحریر کیا ہے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف آٹھویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں اس لئے آئے۔ تاکہ دنیا کو تاریکی کے گڑھے سے نکال کر روشن اور منور مینار پر کھڑا کر دیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرب میں مبعوث ہوئے۔ اس وقت عرب میں فتنہ و فساد کا بازار گرم تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی فتنہ و فساد کا بازار گرم تھا۔ چنانچہ لوگوں نے آپ کی تعلیم پر عمل نہ کیا۔ اور آپ کے بعد ۱۹۱۶ء میں پہلی جنگ عظیم ہوئی۔ جس میں ہزار در ہزار نہیں بلکہ لاکھوں جانیں ضائع ہوئی تھیں۔ اور لاکھوں انسان اس برح طرح زخمی ہوئے تھے۔ کہ ان کی زندگی برائے نام رہ گئی تھی۔ اور جب جنگ کے ختم ہونے کے بعد یہ ہولناک نظارہ دنیا نے ٹھنڈے دل سے دیکھا۔ تو اس پر سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔ جنگ کے جوش میں دنیا اندھی ہو گئی تھی۔ اسے کچھ نظر نہ آرہا تھا۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ آنکھیں دیکھ رہی تھیں۔ مگر دیکھ نہ سکتی تھیں۔ کان سنتے تھے مگر سن نہ سکتے تھے۔ ہر ایک بہرہ گونگا ہو کر رہ گیا تھا۔ اور مشین کی طرح لڑائی کے تنور میں ایندھن جھونکنے کے سوا اور کوئی بات کسی کو سوجھتی ہی نہ تھی۔ اس سے بدتر حال دوسری جنگ عظیم میں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو رحم اور شفقت کا سبق پڑھایا۔ آپ سے پہلے دنیا کے بڑے بڑے آدمی اسی کوشش میں لگے رہے۔ مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ اور اگر ہوئے بھی تو عارضی طور پر۔ مثلاً مسٹر چیمبرلین نے بھی بڑی کوشش کی۔ چنانچہ ان کے اس کارنامہ کو بہت سراہا گیا۔ اور اس کے بدلہ میں انہیں نوبل پیس پرائز بھی ملا۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روحانی طریق کو اختیار کیا۔ جس کا پودہ آہستہ آہستہ پھل لاتا ہے۔ آپ نے تعلیم دی کہ دنیا میں امن و امان پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اخوت کے جذبات کو ابھارو۔ اور سب کو محبت اور قربانی کی زنجیروں میں جکڑ دو۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اپنے محکوم سے اچھا برتاؤ کرو۔ اور اس سے نرمی اور محبت سے پیش آؤ۔ کیونکہ دنیا انقلاب زمانہ سے بدلتی رہتی ہے۔ اگر اس وقت تمہارا اختر قسمت گردش میں آجائے۔ اور تم محکوم بن جاؤ۔ تو کیا ہوگا۔ یہی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی۔ آپ نے نہ صرف غیروں بلکہ دشمنوں سے بھی شفقت کا برتاؤ کیا۔ جب آپ نے مکہ فتح کیا۔ اس وقت ابوسفیان آپ کے پاس آیا۔ اور کہا یا رسول اللہ آپ نے مکہ تو فتح کر لیا ہے۔ اب ہمیں بھی امان دی جائے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ جو شخص ابوسفیان کے گھر کی چار دیواری میں شامل ہوگا۔ اسے امان دی جائیگی۔ اس پر ابوسفیان پھر آپ سے مخاطب ہوا۔ اور کہا کہ میرا گھر تو بہت چھوٹا ہے۔ سارے آدمی کس طرح سما سکیں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اچھا جو شخص کعبہ کے احاطہ میں چلا جائے گا۔ اسے بھی پناہ دی جائیگی۔ اس پر ابوسفیان نے کہا۔ یا رسول اللہ کعبہ میں بھی اتنے آدمی نہیں آسکتے۔ اس پر آپ کے دل میں انسانیت کی محبت اور ہمدردی نے جوش مارا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اچھا جو شخص اپنے گھر کی چار دیواری میں داخل ہو کر اندر سے دروازہ بند کرے گا۔ اسے بھی امان دی جائے گی۔ آپ نے اس طریق سے نہ صرف مکہ فتح کر لیا۔ بلکہ مکہ کے مشرکین کے دلوں کو بھی فتح کر لیا۔ ہزاروں لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ کیونکہ ان کے دل کہہ رہے تھے۔ کہ وہ مظالم جو انہوں نے مکہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کئے۔ ان کا بدلہ سوائے عبرتناک موت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس رحمۃ للعالمین کے بے نظیر رحم کے نمونے نے ان کے دلوں کو موہ لیا۔ اور وہ بے اختیار اسکی طرف کھنچے چلے آئے۔ یہ نتیجہ تھا حضورؐ کے رحم شفقت اور حلم کا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ دنیا عروج پکڑتی چلی گئی۔ اور مسلمان جن کے ذہنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم ہی سب کچھ تھی۔ وہ آہستہ آہستہ ان کے دماغوں سے اترتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ اس سے بالکل ہی بے بہرہ ہو گئے۔ اور بالآخر ایک زمانہ ایسا آیا۔ جبکہ قرآن کریم اور توریت کی پیشگوئیوں کے مطابق سرزمین ہند میں خدا تعالیٰ نے ایک رسول کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیغام کو از سر نو پھر دنیا میں پیش کر سکیں۔ آپ کی آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز تھی۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ مسلمان اپنے اسلاف کی طرح اس آواز پر لبیک کہتے۔ انہوں نے اسکی مخالفت شروع کر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اس پیغام کے پہنچانے کی ذمہ واری اب ہم پر پڑتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں گونجی۔ اس گونج کو قائم رکھنا اب ہمارا فرض ہے۔ اور ہم نے ہی ساری دنیا میں ایمان اور توحید کی روح پھونکنی ہے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم اپنے دلوں کو نرم بنائیں۔ اور محبت اور شفقت کے جذبات کو ترقی دیں۔ ہم دنیا کو کبھی بھی اپنے رعب سے مرعوب کرکے اپنی بات منوا نہیں سکتے۔ نہ ہی یہ طریق شریعت نے پسند کیا ہے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک عظیم الشان مثال اوپر لکھ چکا ہوں۔ کہ آپ نے اپنے مغلوب دشمنوں سے کتنی محبت کا برتاؤ کیا۔ جس کے نتیجے میں تمام عرب کے مشرکین حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

پس ہمیں چاہیئے۔ کہ پہلے ہم اپنے اندر یہ روح پیدا کریں۔ مثلاً اساتذہ اپنے شاگردوں سے شفقت کا برتاؤ کریں۔ اور ایک حاکم اپنے محکوم سے نرمی کا سلوک کرے۔ پھر یقیناً لوگ ہماری طرف آپ ہی آپ کھنچتے چلے آئیں گے۔ جس طرح کہ لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا چلا جاتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم آستانہ الوہیت پر گریں۔ اور بڑے انکسار کے ساتھ خدا سے دعائیں مانگیں۔ کہ اے ہمارے حی و قیوم اور ذی اقتدار آقا۔ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق بخش۔ کہ ہم تیری راہ میں اپنے جسم و جان کا ذرہ ذرہ قربان کر دیں۔ تا جلد از جلد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز جسے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام لے کر اٹھے ہیں۔ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جا پہنچے۔ اور خدائے واحد کا نام بلند ہو۔ اور اسلام کا پرچم چار اکناف عالم میں لہرانے لگے۔

مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱) ”مجاہدات بھی ہر زمانے کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں تبلیغ اور نظام جماعت کی تکمیل کے مجاہدے زیادہ مقبول ہیں۔ اگر ہمارے سکرٹری تندہی سے کام کریں۔ تو اس میں وہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔“

(۲) ”خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔“

سکرٹریان تحریک جدید کو اللہ تعالےٰ نے اس کے فضل کو کھینچنے کا نہایت عمدہ موقع عطا فرمایا ہے۔ تحریک جدید کی غرض ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنا ہے۔ اس لئے تحریک جدید کا کام کرنے والا ہر سیکرٹری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لیتا ہے۔ کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

سیکرٹریانِ تحریک جدید کو چاہیئے۔ کہ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں۔ تحریک جدید کے مالی سال میں سے سات ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اور ابھی وعدوں کا معتد بہ حصہ واجب الوصول ہے۔

وعدوں کا جلد سے جلد وصول ہونا ہی سلسلہ کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ جملہ سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے وعدوں کے متعلق کوشش فرمادیں۔ کہ تمام کے تمام وعدے سو فیصدی ۲۹ رمضان تک ادا ہو جائیں۔ والسلام

(خاکسار عبدالرشید قریشی وکیل المال ثانی)

وہ کون ہے جو اللہ کو قرض دے گا؟

قرآن حکیم میں آتا ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضَاعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً۔ کہ جو اللہ تعالےٰ کو قرض دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے اموال میں برکت ڈالتا ہے اور اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ہے۔ جو شخص اس سلسلہ کو قرضہ دے گا۔ اللہ تعالےٰ یقیناً اس کے اموال میں برکت دے گا۔ اور اسے بڑھائے گا۔

حضرت سیدنا مصلح موعود۔ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ میں فرمایا۔

"...... اب بھی میں بتاتا ہوں کہ تمہارا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ تم اپنا روپیہ امانت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جمع کراؤ۔ یہ مفت کا ثواب ہے۔ جو تمہیں حاصل ہوگا۔"

آپ اپنا تمام فالتو روپیہ امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔ دفتر محاسب میں جمع کرائیں۔ آپ کا روپیہ جس وقت آپ فرمائیں گے۔ اسی وقت واپس ادا ہوگا۔ اگر آپ باہر ہوں اور اپنا روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ طلب کریں گے۔ تو صدر انجمن اپنے خرچ پر آپ کا مطلوبہ روپیہ آپ کو فوراً بھجوا دے گی۔

نظارت بیت المال

مصر — ایک قدیم تہذیب کا گہوارہ

مصر ایک قدیم تہذیب کا گہوارہ اور ایک شاندار تاریخ کا مالک ہے۔ اسے موجودہ بڑی طاقتوں کے وجود میں آنے سے بہت پہلے قوت۔ آزادی اور خود مختاری حاصل تھی۔ اپنے محل وقوع اور اپنی کثیر دولت کے باعث وہ بیرونی فاتحوں کی حرص کا شکار ہوتا رہا۔ اور ایک عرصہ تک اسے غیر ملکی غلامی اور محکومی کا بوجھ اٹھانا پڑا۔ لیکن جسمانی محکومی اس کی روح کو کبھی غلام نہ بنا سکی۔ برخلاف اس کے روحانی طور پر مصر اپنی آزادی اور خود مختاری کے لئے دلیری سے جنگ کرتا رہا۔ اور یہی جدوجہد وہ ورثہ ہے۔ جو موجودہ نسل کے لئے فخر کا باعث ہے۔

برطانوی قبضہ کے دوران میں مصر کی حالت

مصر جو مغرب میں دور دراز فاصلہ پر تھا پہلی عالمی جنگ سے قبل سلطنت عثمانیہ کا ایک صوبہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن جب فرانسیسی اس ملک پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو برطانیہ نے محسوس کیا۔ کہ مصر پر اگر کسی ایسی سلطنت کا قبضہ رہے۔ جو برطانیہ کی مخالف ہو۔ تو سلطنت برطانیہ اور برطانوی مفادات کو کافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ برطانیہ نے ہر موقع سے فائدہ اٹھا کر ہر اس طاقت کی راہ میں روڑے اٹکائے جس نے مصر میں جمنے کی کوشش کی۔ اس کے باعث برطانیہ اور فرانس کے درمیان کھلی ہوئی جنگ ہوئی۔ آخر یہ نتیجہ ہوا کہ فرانس کو سرزمین مصر سے نکلنا پڑا۔ برطانیہ نے عربی پاشا کی سرکردگی میں ہونے والی مصری بغاوت سے فائدہ اٹھایا۔ اور اپنی فوجوں کو ملک کے اندر داخل کر دیا۔ ۱۵ ردسمبر ۱۸۸۲ء کو برطانوی فوجیں مصر کے دارالحکومت میں داخل ہو گئیں اور انہوں نے ملکی حکومت کی مشینری پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے مصری فوج کو غیر جانبدار کر دیا۔ اور ایسی تدابیر اختیار کیں۔ جن سے مصر کے قومی جذبہ اور خود مختاری کا خاتمہ ہو جائے۔ پھر لارڈ کرومر کا زمانہ آیا۔ جو مصر کی پوری تاریخ میں برطانوی حکومت کا بے مثال عہد ہوا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں سختی اور نرمی۔ شدت اور رواداری دونوں ساتھ ساتھ برتی گئیں۔ یہ عہد انتہائی فیصلہ کن زمانوں میں ایک تھا۔ جس سے مصر کا قومی جذبہ دوچار ہوا ہے۔

اخبارات اور سیاسی جماعتوں کا ظہور

بظاہر سکون و امن تھا لیکن اندر اندر قومیت کا آتش فشاں پک رہا تھا۔ سیاسی جماعتیں پیدا ہو گئی تھیں اور قومی اخبارات نے مصر کی قومی تحریک کی پشت پناہی اور ہمدردی شروع کر دی تھی۔

جامعہ ازہر کی دوسری یونیورسٹیوں کی طرح قاہرہ میں علوم کا اسلامی مرکز جامعہ ازہر بھی قومی تحریک کے لئے روشن خیال رہنما فراہم کر رہا تھا۔ سعد زغلول ایک ایسے ہی رہنما تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کی ابتدا جامعہ ازہر میں لیکچرار سے کی تھی۔ جہاں وہ دستور "شوریٰ" کے اصولوں پر لیکچر دیتے اور شخصی حکومت اور شہنشاہیت کی ملامت کیا کرتے تھے۔

بعد میں انہوں نے سرکاری ملازمت اختیار کر لی۔ اور جلد ہی اعلیٰ ترین عہدہ پر پہنچے۔ پھر انہیں حکومت کی وزارت تفویض کی گئی۔ انہوں نے اپنی لیاقت فراست اور قابلیت کے ذریعے شہرت حاصل کی ۱۹۱۳ء میں برطانوی حکومت نے ایک ابتدائی قانون ساز ادارہ جس کی حیثیت غیر لازمی مشاورت کی تھی، قائم کی۔ سعد اس ادارہ کے رکن ہوئے اور انہوں نے اس کے جلسوں میں مصری عوام کے مطالبات کی ترجمانی شروع کی۔

ایک سال بعد جب پہلی جنگ شروع ہوئی۔ تو برطانیہ نے ملک پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ اور قومی تحریک کے خلاف سخت رویہ اختیار کیا۔ خدیو عباس ثانی کو جو اس وقت ترکی میں تھے۔ مصر واپس نہیں آنے دیا گیا۔ کیونکہ ترکی جرمنی کا طرفدار تھا۔

مصر کو "زیر حمایت" ملک قرار دیا گیا۔ خدیوی نظام حکومت کو سلطانی حکومت میں تبدیل کر دیا گیا اور شہزادہ حسین کامل کے سلطان مصر ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ کئی قوم پرست قائدین گرفتار کر کے قید کر دیئے گئے۔ اور مصر کو جبراً اتحادیوں کے ساتھ جنگ میں شریک کر دیا گیا۔

پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ پر مصر کے قومی قائدین نے جن کے سرگروہ سعد زغلول پاشا تھے محسوس کیا۔ کہ اب مصر کو اپنے مطالبات پیش کرنے اور اپنی آرزوؤں کی تکمیل کرنے کا موقع حاصل ہے۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ جنگ میں شامل ہونے کے بعد اس نے اتحادیوں کے دوش بدوش لڑائی میں پورا حصہ لیا تھا۔ کیا اتحادیوں نے بار بار دعویٰ نہیں کیا تھا۔ کہ وہ تہذیب کو بربادی اور ظلم سے بچانے اور عدل و انسانیت کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ کیا یہ مناسب نہیں تھا۔ کہ اس "جنگ نجات" میں فتح حاصل کرنے کے بعد اتحادی اپنا نقطۂ نگاہ بدل دیں۔ اور چھوٹی قوموں کے ساتھ اپنے رویہ پر دوبارہ غور کریں۔

سعد پاشا اور دوسرے بڑے قوم پرست قائدین نے اندازہ کر لیا۔ کہ اب برطانیہ کے ارباب اقتدار سے ان مسائل پر سلسلہ جنبانی کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے اپنے مقلدین کی حمایت حاصل کرنا اور اپنی قوت میں اضافہ کرنا شروع کیا۔ تاکہ برطانیہ کے مقابلہ میں متحدہ اور مستحکم محاذ قائم کیا جا سکے۔ انہوں نے بیرونی اقتدار سے گفت و شنید کرنے کی غرض سے ایک "وفد" بنایا۔ جو ۱۳ ر نومبر ۱۹۱۸ء کو سعد پاشا کی قیادت میں برطانوی ہائی کمشنر مسٹر ونگیٹ پاشا کے دفتر گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ اسے یورپ جانے اور پیرس میں منعقدہ امن کانفرنس میں شریک ہو کر مصر کا مقدمہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ برطانوی ہائی کمشنر نے اجازت دینے سے انکار کیا۔ اور یہ انکار انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ مصری عوام نے متحدہ طور پر برطانوی زبردستی کے خلاف آواز بلند کی اور یہ احتجاج ۸ ر مارچ ۱۹۱۹ء کو انتہا پر پہنچ گیا جب کہ سعد پاشا اور ان کے رفقاء کو اچانک گرفتار کر کے جزیرہ مالٹا بھیج دیا گیا۔

انقلاب ۱۹۱۹ء

تمام ملک میں ہنگامہ و فساد شروع ہو گیا۔ اور برطانوی فوجوں اور مصریوں کے درمیان کئی خونی معرکے ہوئے جس کا نتیجہ قتل عام اور گاؤں اور ریلوے اسٹیشنوں کی تباہی ہوا۔ انقلاب نے ایسی خطرناک صورت اختیار کر لی۔ کہ برطانیہ کو ہتھیار ڈالنا پڑے اور اس نے دونوں جلاوطن قوم پرست قائدین کو غیر مشروط طور پر رہا کر کے یورپ جانے کی اجازت دیدی جس دن سعد اور ان کے رفقاء رہا کئے گئے۔ یعنی ۷ ر اپریل ۱۹۱۹ء وہ مصر کے طول و عرض میں قومی تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے سعد پاشا قومی تحریک کے عظیم المرتبت قائد سمجھے جانے لگے۔

نئے احمدیوں اور رسید الشتی احمدیوں کی تربیت کی ضرورت

احمدی قوم کے تمام افراد اگر ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھیں۔ کہ وہ نئے احمدیوں کو اسی معیار ایمان پر لے آئیں۔ جس پر وہ خود ہیں۔ اسی طرح جو نئی نسل پیدا ہو۔ اسے بھی وہ اسی معیار ایمان پر لے آئیں۔ جس پر وہ خود ہیں۔ تو یقیناً یقیناً ہماری ترقی کی رفتار بہت زیادہ تیز ہو سکتی ہے۔ ہماری ترقی کی رفتار صرف اس لئے معیاری نہیں ہے کہ نو مسلموں یا نئے احمدیوں کے دلوں میں سلسلہ کی وہ عظمت نہیں ہوتی۔ جو پہلوں کے دلوں میں ہوتی ہے۔ وہ ولولہ اور دلی جوش دین کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ وہ نئی پود کے اندر نہیں ہوتی۔ اس لئے دین کے لئے ان کی قربانیاں۔ اُن کی کوششیں صفر ہوتی ہیں۔ نئی پود کو نہ دین کے لئے ماریں کھانے کا موقعہ ملتا ہے نہ ان کو تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ نہ اُن کو دعا کی اہمیت کا علم ہوتا ہے۔ نہ وہ سلسلہ کے لٹریچر سے واقف ہوتے ہیں۔ اور وہ بجائے سلسلہ کو ترقی کی طرف لے جانے کے ترقی کے رستہ میں ایک روک بن جاتے ہیں۔ کیونکہ اس نئی پود کے چاروں طرف اپنے عزیز اور رشتہ دار ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں دشمنوں کے ہاتھوں ماریں کھانے اور دین کے لئے مصائب۔ اور تکالیف برداشت کرنے کے مواقع میسر نہیں آتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انہیں نہ دعاؤں کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ نہ ان میں صبر کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ نہ ان کا اخلاص ترقی کرتا ہے۔ اور نہ ان کی جماعت سے وابستگی پختہ ہوتی ہے۔ پس ضرورت ہے اس بات کی کہ نئے احمدیوں اور نئی پود کو سلسلہ کے لٹریچر سے اچھی طرح واقف کریں۔ وہاں نئے احمدیوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ نئے احمدیوں اور نئی پود کی تربیت کریں اور سلسلہ کے لٹریچر سے ان کو واقف کریں۔ وہاں نئے احمدیوں اور نئی پود کا خود بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی کمی کو پورا کریں۔ اور سلسلہ کے لٹریچر کو خوب پڑھیں۔ اور پڑھتے رہیں۔ اگر پرانے احمدی اپنے فرائض کو سمجھیں اور نئے احمدی اور نئی پود اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے اپنی کمی کو پورا کرے۔ تو سلسلہ کی ترقی کی رفتار نہ صرف پہلے سے بڑھ سکتی ہے۔ بلکہ پرانے اور نئے احمدی دین کے لئے نہایت ہی مفید مبلغ ثابت ہو سکتے ہیں۔

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خوشخبری!

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری کی طباعت کا کام عنقریب شروع کیا جا رہا ہے۔ جو تاجر احباب ڈائرکٹری میں اشتہار دینے کے خواہش مند ہوں۔ وہ فوراً اپنے اشتہارات کے مضمون سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اجرت اشتہارات حسب ذیل ہوگی۔

پورا صفحہ	۷۵ روپے
نصف صفحہ	۵۰ روپے
۱/۴ صفحہ	۲۵ روپے

چونکہ اشتہارات کے صفحات محدود ہیں۔ اس لئے جلد اطلاع دیجیئے۔ تاکہ آپ کے لئے جگہ ریزرو کی جا سکے۔

(وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ پورٹ بکس ۲۳۶ لاہور)

درخواست دعا۔ خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے بوجہ بخار اور سردرد بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ خداوند کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد یوسف ٹیچر سلیک ہائی سکول رتن باغ لاہور)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۲۵۴۲: میں بشیر بیگم زوجہ چوہدری غلام سرور صاحب عمر ۴۰ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ مبارک پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۔/۴۰۰ روپیہ جو زیور کی شکل میں وصول کر لیا ہے۔ زیور طلائی ساڑھے نو تولہ قیمتی ۔/۱۰۳۵ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا بشیر بیگم

گواہ شد:۔ شاہ نواز فرزند موصیہ

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۲۵۳۰: میں محمد شفیع ولد محمد اسمٰعیل صاحب عمر ۴۰ سال ساکن محلہ جھنگی مکان ۲۵۸/R راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد واقع ورگانوالی ضلع سیالکوٹ میں ۱/۲ کنال ہے اور بذات خود ۔/۴۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اراضی اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا محمد شفیع۔ گواہ شد: محمد نواز

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۶۲۸: میں میاں جھنڈا ولد امام الدین صاحب عمر ۵۵ سال ساکن کھیلو کے کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان قیمتی ۔/۱۰۰ روپیہ۔ نقد ۔/۱۹۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اور ۔/۲۰۰ روپیہ سالانہ آمد ہے میں تازیست اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ جھنڈا بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سلطان احمد انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:۔ بشیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھیلو کے

وصیت نمبر ۱۲۵۸۵: میں امۃ الرشید سلیم زوجہ خواجہ محمد عثمان صاحب عمر ۲۶ سال ساکن قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی دس تولہ قیمتی ۔/۱۰۰۰ روپیہ اور زیور ۔/۴۰۰ روپیہ وصول شدہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جائداد جس قدر ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔

الامۃ:۔ امۃ الرشید بیگم۔ گواہ شد: محمد عثمان آرڈیننس ڈپو آرڈیننس آفیسر لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ عالمگیر بقلم خود

وصیت ۱۲۶۳۰: میں بشیر احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب عمر ۲۶ سال ساکن کھیلو کے کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک عدد مکان قیمتی ۔/۴۰۰ روپیہ ایک عدد گائے بھینس مشترکہ قیمتی ۔/۲۱۰ روپے نقد ۔/۱۰۰ روپیہ اور اثاث البیت قیمتی ۔/۵۰ روپے اور سالانہ آمد تقریباً ۔/۲۴۰ روپے ہے۔ میں اپنی اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

العبد:۔ بقلم خود بشیر احمد

گواہ شد: جھنڈا بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد احمد نعیم مبلغ سلسلہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۲۶۶۳: عبد السلام گلیل ولد ایس ایم عبد اللہ صاحب عمر ۲۹ سال ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان پختہ مشترکہ واقع سیالکوٹ قیمتی ۔/۵۰۰۰ روپیہ اور ماہوار آمد ۔/۲۰۵ روپیہ ہے۔ میں اپنے حصہ کے مکان اور آمد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد عبد السلام گلیل۔ گواہ شد:۔ احمد دتہ صاحب سیالکوٹ۔ گواہ شد: سیف اللہ خالد ٹرنک بازار سیالکوٹ

درخواست دعا

میرا ایک عزیز رشتہ دار حمید عزیز الرحمٰن عرصہ چودہ روز سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ دعا گو محمد منیر چوہدری دفتر کلرک الفضل

شکریہ

چوہدری ظہور الدین احمد پسر حاجی غلام احمد خان صاحب آف کریام کی وفات پر متعدد دوستوں کی طرف تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ اس لئے اعلان ھذا سے ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور احباب جماعت سے دعا کا ملتجی ہوں کہ مرحوم کو خدا اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

عبد الغنی چک ۱۰۹ ترائن گڑھ براستہ کھوڑیانوالہ ضلع لائل پور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عراقی سٹیٹ ریلوے کو چالیس ۴۰ ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹروں اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹروں کی ملازمت کی فوری ضرورت ہے۔

تنخواہوں۔ الاؤنسوں کی شرح اور ملازمت کی شرائط اور ایگریمنٹ فارم جو پُر کرنی ہوگی۔ این ڈبلیو ریلوے گزٹ نمبر ۱۲ میں شائع کی گئی ہیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام ریلوے سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں سے مل سکتی ہے۔

درخواستوں کے لئے آخری تاریخ ۲۶ جون ۱۹۵۰ء

جنرل منیجر (پرسونل)

اعلانِ نکاح

شریفہ بی بی دختر حسن محمد صاحب موچی ڈسکہ کا نکاح بعوض ۔/۳۰۰ روپے کا زیور حق مہر ہمراہ محمد رفیق ابن میاں اللہ بخش صاحب موچی قلعہ صوبا سنگھ اور حنیفہ بی بی دختر حسن محمد صاحب موچی ڈسکہ کا نکاح بعوض ۔/۳۰۰ روپے کا زیور حق مہر ہمراہ محمد شریف ابن حاکم دین صاحب موچی گھنوکے ججہ کے ساتھ مولوی عبد الرحمٰن واقف زندگی مدرسہ احمدیہ ڈسکہ نے ۱۰ جون ۱۹۵۰ء کو مکان چوہدری احمد محمود نصر اللہ خان صاحب رئیس ڈسکہ پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہر دو نوجوان کے طرفین کیلئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

دعبد الحفیظ واقف زندگی مدرسہ احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فرسٹ اور سیکنڈ کلاس مسافروں کے لئے این ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز بکنگ اور ریزرویشن آفس ایمپریس روڈ لاہور میں مزید سہولتیں

اس وقت ریلوے سوا اس سٹیشن کے جہاں سے سفر شروع ہوتا ہے کسی جگہ سے ٹکٹ جاری نہیں کرتی۔ مسافروں کی سہولت کے لئے مخصوص صورت اور تجربہ کے طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز بکنگ اینڈ ریزرویشن آفس ایمپریس روڈ لاہور سے یکم جون ۱۹۵۰ء سے فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے مسافروں کو جو جگہ ریزرو کرانا چاہیں۔ اور ایسے مسافروں کے ملازموں کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی دو سٹیشنوں کے لئے اس تاریخ سے دس دن پہلے جس دن وہ سفر کرنا چاہیں ٹکٹ جاری کئے جائیں ضروری ریزرویشن کا بھی وہی آفس انتظام کرے گا۔ بشرطیکہ جگہ کی گنجائش ہو اور کافی وقت پہلے اطلاع دیجائے۔

۲۔ اس طریق سے مسافر لاہور سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن کیلئے ٹکٹ خرید سکیں گے اور جگہ ریزرو کرا سکیں گے

چیف کمرشل منیجر ۲۷/۵/۵۰

امریکہ ایسا بین الاقوامی نظام چاہتا ہے جس میں تمام قوموں کے ساتھ انصاف ہو (صدر ٹرومن)

سینٹ لوئی مسوری ۱۵ جون۔ صدر ٹرومن نے جیفرسن میموریل کی توسیع کے موقع پر امریکہ کی خارجی پالیسی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا "امریکہ جنگ نہیں امن چاہتا ہے۔ ہم کسی پر تسلط قائم کرنا نہیں چاہتے۔ ہم ایک ایسا بین الاقوامی نظام چاہتے ہیں۔ جس میں تمام قوموں کے ساتھ انصاف ہو"

تقریر جاری رکھتے ہوئے صدر ٹرومن نے کہا "مجھے یقین ہے کہ آزادی پسند دنیا کے پاس وہ عزائم اور وسائل ہیں۔ جن کی بدولت حقیقی امن کی فضا پیدا کی جاسکتی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے غیر جذباتی انداز فکر، مصمم ارادوں اور مسلسل کوششوں کی ضرورت ہے"

روس کی بین الاقوامی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر ٹرومن نے کہا۔ دنیا کے آزاد ممالک روس کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں امریکہ ان قوموں کی مدد کرنا چاہتا ہے جو دوسری آزادی پسند قوموں سے تعاون پر آمادہ ہوں۔"

روس کے قول عمل میں فرق ہے
امریکہ کے گشتی سفیر کا بیان

نیو یارک ۱۵ جون۔ امریکہ کے گشتی سفیر مسٹر فلپ۔ سی جیسپ نے پیر کے روز ہملٹن کالج میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ روس کے قول وعمل میں فرق ہے۔ جس کے باعث عالمی امن کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر جیسپ نے کہا "گو روس اور امریکہ میں زندگی کی قدروں کے بارے میں اختلاف ہے پھر بھی ہم مختلف جماعتوں کے مابین مفاہمت کی گفت گو کے لئے آمادہ ہیں، اور یہی ادارہ اقوام متحدہ کی روح ہے۔"

مسٹر جیسپ نے بیان کیا کہ روس نے اقوام متحدہ کی کارروائیوں میں شرکت سے انکار کیا ہے۔ کیونکہ وہ چین کی نمائندگی کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کی اکثریت کے فیصلہ کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔

حجاز میں حاجیوں کے لئے برف کا انتظام

مدینہ منورہ ۱۵ جون۔ اس سال حج کے لئے جانے والے حاجی اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو برف سے ٹھنڈا کر سکیں گے مدینہ میں ابھی برف بنانے کا ایک کارخانہ مکمل ہو گیا ہے۔ جو دو ٹن برف روزانہ تیار کر سکے گا

اور اکثر دوسرے معاملات میں بھی اس سال کے حاجی دوسرے سالوں کے مقابلہ میں زیادہ آسائش سے رہیں گے۔ طبی انتظامات بہت عمدہ کئے گئے ہیں اور سڑکیں بھی بغرض صفائی کی جائیں گی۔ اکثر سڑکوں پر پہلی دفعہ روشنی مہیا کی جائے گی۔ (استار)

مسٹر گورڈن واکر کا دورہ

لندن ۱۵ جون۔ لندن پریس کے بعض حلقے تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر پیٹرک گورڈن واکر نے اس دورہ کا ذکر کرتے ہوئے جو وہ اس مہینہ کے آخر میں شروع کرنے والے ہیں پاکستان اور بھارت کو ان کے پروگرام میں شامل کرتے رہے ہیں۔ مسٹر گورڈن واکر براہ کناڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جانے والے ہیں اور شرقی راستہ سے براہ لنکا وہ واپس آئیں گے۔ یہ صحیح ہے کہ موخر الذکر راستہ سے انہیں بمبئی میں چند چند گھنٹے بسر کرنے ہوں گے۔ مگر یہ سفر کا محض ایک اتفاق ہے۔ جس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

لیکن اگر سر اوون ڈکسن کی کوششیں کامیاب ہوئیں اور لندن کی پارلیمانی صورت حال نے اجازت دے دی تو اس کا بھی امکان ہے کہ مسٹر گورڈن واکر اپنے پروگرام کو بدل کر کراچی اور نئی دہلی میں مختصر قیام بھی اس میں شامل کر دیں۔

موجودہ انتظامات کے ماتحت ان کے پروگرام سے کراچی اور نئی دہلی دونوں ہی قطعی طور پر خارج ہیں (استار)

اسرائیل میں ۵۰ ہزار اعراب کی خبر گیری

بیروت ۱۵ جون اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی کے ایک ترجمان نے استار کو بتایا کہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اسوقت اسرائیل میں ۵۰۰۰۰ عرب موجود ہیں۔ جن کی خبر گیری ایجنسی کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی امداد کے لئے وہاں ایک دفتر بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ جنرل ایجنسی عرب ممالک سے گفتگو کر رہے ہیں اور پناہ گزینوں کے لئے روزگار اور امداد کے مختلف منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان کا تعاون حاصل کر رہے ہیں۔ (استار)

مغربی یورپ میں جوہری توانائی کے تحقیقاتی مرکز کا قیام

فلارنس اٹلی ۱۵ جون۔ ادارہ اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم نے اعلان کیا ہے کہ یورپ میں جوہری توانائی کا تحقیقاتی مرکز قائم کیا جائے گا۔ جوہری توانائی کے تحقیقاتی مرکز کا قیام امریکہ کی اس تجویز کا نتیجہ ہے جس میں طبیعات اور دوسرے شعبوں کے علاقہ واری تحقیقاتی مرکزوں کے قیام کی تحریک پیش کی گئی تھی۔

جوہری توانائی کے تحقیقاتی مرکز کے قیام میں تعلیمی سوسائٹی اور ثقافتی تعلیم کی جانب سے پانچ ہزار ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔ اس رقم سے تحقیقاتی مرکز کے ابتدائی اخراجات پورے ہوں گے۔

ہنگامی صورت حال کے پیش نظر غلہ جمع کرنے کا مشورہ

برن ۱۵ جون سوئس حکومت نے وضاحت کی ہے کہ اس نے غلہ جمع کرنے کا مشورہ اسلئے فرمایا تھا کہ اگر یورپ میں اچانک ہنگامی صورت حال پیدا ہو جائے۔ تو شہریوں کو پریشان نہ ہونا پڑے۔ حکومت نے بتایا ہے کہ یہ منصوبہ محض احتیاطی ہے اور اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ جنگ یقیناً ہونے والی ہے۔ عوام کو مشورہ دیا گیا ہے کہ اس وقت سے لے کر ستمبر کے آخر تک وہ دو مہینوں کی غذا کا ذخیرہ جمع کر کے رکھ لیں منصوبہ میں بتایا گیا ہے کہ فی کس کم از کم ساڑھے پانچ پاؤنڈ شکر ساڑھے چار پونڈ چربی اور گیارہ پاؤنڈ چاول یا کوئی اور غلہ جمع کر لینا چاہیئے

ہسپتال ہوٹل اور دوسرے اداروں کو بھی مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ بھی کسی ہنگامی صورت حال کے لئے غلہ کا ذخیرہ جمع کر لیں (استار)

کراچی میں برقی لیمپ تیار کرنیکا وسیع کارخانہ

لندن ۱۵ جون روز برمنگھم پوسٹ نے اپنے صفحہ اول پر یہ خبر نمایاں طور پر شائع کی ہے کہ ممکن ہے کہ پاکستان جلد ہی مشرقی وسطیٰ کو برقی لیمپوں کی بڑی تعداد مہیا کیا کرے گا یہ امکان اسلئے پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جے سنز لمیٹڈ نے ایک یورپی کمپنی کے تعاون سے کراچی میں ایسا کارخانہ قائم کیا ہے۔ جو سڑک کے لئے فلورسنٹ بلب اور دوسرے قسم کے برقی لیمپ بڑی تعداد میں تیار کریگا (استار)

مودودی صاحب کی پریس کانفرنس

لاہور ۱۵ جون۔ آج ایک پریس کانفرنس میں امیر جماعت اسلامی (مودودی صاحب) نے اپنی جماعت کے پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ انتخابات میں حصہ لینے کا جو ارادہ ہم نے ظاہر کیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنے پارٹی ٹکٹ پر آدمی کھڑے کریں گے۔ دراصل ہمارے پیش نظر جو کچھ ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم عام رائے دہندوں میں صحیح شعور پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اسکی بنا پر وہ پہلے غلط قسم کے آدمی منتخب کرتے رہے ہیں۔ ان کو بتائیں گے کہ قرارداد مقاصد کے پاس ہو جانے کے بعد اب ہمیں کس قسم کا نظام حکومت اس ملک میں قائم کرنا ہے۔ اور کوشش کریں گے۔ کہ امیدواروں کو چھوڑ کر ہر حلقہ انتخاب کے لوگ

اسمٹس کی حالت نازک ہے

پریٹوریا ۱۵ جون گرچہ ایک بہت ہی پریشان کن شب گذارنے کے بعد کل فیلڈ مارشل اسمٹس کی حالت کچھ بہتر تھی۔ لیکن ان کی حالت نازک ہے اور نبض پر ڈاکٹر متردد ہیں کہ یہ مزید حملوں کی تاب لاسکیں گے۔ جو ہفتہ کے آخر سے شروع ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹروں کی صحتیابی کے لئے زیادہ پر امید نہیں ہیں (استار)

رویت ہلال کمیٹی کا قیام

لاہور ۱۵ جون۔ حکومت پنجاب نے رمضان شریف سے متعلقہ تمام امور کے امن فیصلے کے لئے ۱۱ سرکاری وغیر سرکاری ارکان کی ایک رویت ہلال نامی کمیٹی قائم کی ہے یہ کمیٹی عید کے چاند کے طلوع کے متعلق چار سب کمیٹیاں قائم کرے گی۔ ہوٹلوں، ریستورانوں اور بیکریوں والوں کو رمضان میں دوکانیں کھولنے کے اوقات کے متعلق ہدایات دے گی۔ سحری افطار اور تراویح کے وقت لاؤڈ سپیکر وغیرہ بجانے کی ممانعت کرنے۔ برف کی قیمت پر کنٹرول کرنے۔ افطار وسحری کے متعلق پمفلٹ شائع کرنے اور پٹاخے وغیرہ چھوڑنے کی ممانعت کرنے کے متعلق پروگرام مرتب کریں گی۔ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایک اعلان میں عوام سے تعاون کی اپیل کی گئی ہے۔

کل پاکستان تیر اکی انجمن کی راولپنڈی شاخ

راولپنڈی ۱۵ جون۔ پاکستان فوج کے ایڈجوٹنٹ جنرل میجر جنرل محمد ایوب سے معلوم ہوا ہے کہ کل پاکستان تیراکی انجمن کی راولپنڈی شاخ کا صدر بننا منظور کر لیا ہے۔ (استار)